اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر غلام نبی

فی پرچہ

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرونِ ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرونِ ہند

نمبر ۹۲	مورخہ ۷ فروری ۱۹۳۲ء	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۹ رمضان ۱۳۵۰ھ	جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں ؛

خاندانِ نبوت میں بھی بفضلہٖ ہر طرح خیریت ہے۔

ولادتِ فرزند کی تقریب پر چودھری عبداللہ خانصاحب بی۔اے نے ۲۔فروری بعض احباب کو دعوتِ طعام دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی ؛

یکم و ۲۔فروری کو اچھی بارش ہوجانے کی وجہ سے سردی میں بہت کمی واقع ہو گئی ہے ؛

عید الفطر کے متعلق ضروری احکام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کے دوسرے سال رمضان المبارک کے اختتام پر بمطابق منشاء خداوندی تمام مسلمانوں کو اس بات کی تلقین فرمائی۔ کہ وُہ ماہ شوال کی پہلی تاریخ عید منایا کریں۔ اور وُہ اس بات پر اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لائیں۔ کہ اس نے محض اپنے فضل اور بندہ نوازی سے انہیں اس امر کی توفیق عطا فرمائی۔ کہ وُہ اس کے احکام کو بجا لائیں اور اس کی اطاعت میں قربانی کا نمونہ پیش کر سکیں اس عید کو عید الفطر کہا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر مندرجہ ذیل شرعی احکام کا علم رکھنا ضروری ہے :۔

صدقۃ الفطر

حدیثوں میں آتا ہے "عن ابن عمرؓ قال فرض رسول اللہ صلعم زکاۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر علی العبد والحر۔ والذکر والانثٰی والصغیر والکبیر من المسلمین۔ وامر بہا ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ" یعنی آنحضرت صلعم نے صدقۃ الفطر کو فرض قرار دیا۔ ایک صاع کھجور۔ یا ایک صاع جو مسلمانوں میں سے غلام اور آزاد پر۔ مرد اور عورت پر چھوٹے اور بڑے پر اور حکم دیا کہ یہ صدقہ قبل اس کے کہ لوگ نماز کے لئے نکلیں۔ ادا کر دیا جائے (بخاری)

اس حدیث سے تین امور معلوم ہوئے:۔

الف۔ صدقۃ الفطر نماز عید سے قبل ادا کرنا ضروری ہے اگر دو چار روز پہلے یہ صدقہ ادا کر دیا جائے۔ تو زیادہ بہتر رہیگا کیونکہ غرباء اپنی حاجات پوری کر سکیں گے۔ اور عید کی خوشی میں اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ شریک ہو سکیں گے:۔

(ب) صدقۃ الفطر ایک صاع کے قریب دینا چاہیئے۔ جو تقریباً پونے تین سیر کے برابر ہوتا ہے۔ گندم کا نصف صاع بھی جائز ہے۔ لیکن فضیلت صاع میں ہے۔ آج کل نقدی کی صورت میں ایک صاع کی قیمت تین آنہ بنتی ہے:۔

ج۔ صدقۃ الفطر عورت۔ مرد۔ بچہ۔ بوڑھا۔ غلام۔ آزاد سب کو ادا کرنا ضروری ہے۔ اور وہ شخص جس کے اخراجات کا ذمہ وار کوئی اور ہو۔ اس کے صدقۃ الفطر ادا کرنے کا ذمہ وار بھی وہی ہوگا:۔

عید کا دن

الف۔ عید کے روز غسل کرنا۔ کپڑے ستھرے اور صاف پہننا اور خوشبو لگانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے:۔

ب۔ حدیث میں آتا ہے:۔ کان رسول اللہ صلعم لا یغدو یوم الفطر حتی یاکل تمرات۔ آنحضرت صلعم عید الفطر کے روز نہیں نکلتے تھے۔ یہاں تک کہ کچھ کھجوریں کھا لیتے۔ (بخاری)

پس عید الفطر کے دن نماز عید سے قبل کچھ کھا لینا چاہیئے:۔

نماز عید

الف۔ عید گاہ میں نماز عید کے لئے آتے اور جاتے تکبیر کہنا مستحب ہے۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اللہ اکبر ولِلّٰہ الحمد:۔

ب۔ نماز عید کے لئے عورت مرد سب کو شامل ہونا چاہیئے عورتوں کے متعلق تو یہاں تک تاکید ہے۔ کہ اگر وہ نسوانی معذوری رکھتی ہوں۔ اور نماز میں شریک نہ ہو سکیں۔ تب بھی تکبیر اور دعا میں شامل ہو جائیں:۔

ج۔ حدیث میں آتا ہے۔ فبدأ بالصلوٰۃ قبل الخطبۃ بغیر اذان الاقامۃ (مشکوٰۃ) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ سے پہلے عید کی نماز شروع کر دیتے۔ بغیر اذان اور اقامت کے پس عیدین کی نمازوں میں نماز پہلے اور خطبہ بعد میں ہوتا ہے۔ نیز نماز میں اذان اور اقامت نہیں کہی جاتی:۔

د۔ حدیث میں آتا ہے:۔ ان النبی صلعم کبّر فی العیدین فی الاولیٰ سبعاً قبل القراءۃ وفی الاخرۃ خمساً قبل القراءۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں۔ اور دوسری میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں بآواز بلند کہتے:۔

راستوں میں تبدیلی

خطبہ عید سے فارغ ہونے کے بعد ضروری ہے۔ کہ جس راستہ سے عید گاہ میں آئے ہوں۔ اسے چھوڑ کر دوسرے رستہ سے واپس جائیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ اذا کان یوم عید خالف الطریق۔ (بخاری)

جب عید کا دن ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رستوں میں اختلاف رکھتے۔ یعنی ایک رستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے آتے:۔

یہ عید سے تعلق رکھنے والے چند ضروری مسائل ہیں۔ جنہیں پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ (خاکسار شیخ مبارک احمد مولوی فاضل)

اسلام اور دیگر مذاہب کی عیدیں میں فرق

"اسلام نے جو عید کا طریق رکھا ہے۔ وہ عارضی طور پر ہی اس کے تقاضا کو پورا نہیں کرتا۔ بلکہ دائمی اور ہمیشہ کی خوشی اور راحت کے سامان بھی مہیا کر دیتا ہے۔ اور یہی فرق ہے اسلامی عیدوں اور دوسرے مذاہب کی عیدوں میں۔ ان کی عیدیں کیا ہوتی ہیں۔ یہ کہ خوب ناچ گانا ہو۔ فحش اور گندے گیت گائے جائیں۔ کھانے پینے کی چیزیں ہوں۔ خرید و فروخت کے سامان ہوں۔ لیکن اسلام کی عید یہ ہے۔ کہ آؤ بھی آج بڑی خوشی کا دن ہے۔ ہر روز پانچ نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ آج چھ پڑھیں۔ خوشی تو یہ ہوئی۔ کہ کہا۔ کپڑے بدلو عطر لگاؤ۔ اچھے کھانے پکاؤ اور کھاؤ۔ کیوں؟ اس لئے کہ آج تمہیں خدا کی عبادت کرنے کا پہلے سے زیادہ موقعہ ملا ہے۔ یہی تو عید ہے"

ہدیۂ محبت

از مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ شام

شمس کیا آیا تمناؤں میں طوفاں آیا
یوسفِ مصرِ محبت پئے درماں آیا
حُسن کس شان سے آیا ہے۔ کہ عُریاں آیا
متبسم برخ و چشمِ درخشاں آیا

دجلۂ شوق میں سیلاب فراواں آیا
آنکھیں روشن ہوئیں پیراہنِ کنعاں آیا
عشقِ فرقت زدہ کے وصل کا ساماں آیا
نُور کے سانچے میں ڈھلکر مہِ تاباں آیا

بے حجابانہ درآ۔ بر درِ کاشانۂ ما
کہ کسے نیست بجز شوقِ تو درخانۂ ما
(اکمل)

جس کے آنے کی تمنا تھی وہ مہماں آیا
مژدہ اے اہلِ چمن گلشنِ تبلیغ میں پھر

دیدکو جس کی ترستے تھے وہ انساں آیا
نغمہ ریزی کے لئے مُرغ خوش الحاں آیا

کشمیر کے سیاسی قیدیوں کو خاص مراعات

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مساعی جمیلہ

سری نگر ۳۔ فروری کو محمد یوسف صاحب الفضل کے نام حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں:۔ وزیر اعظم (کشمیر) نے مولوی میرک شاہ صاحب ممبر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو مطلع کیا کہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب کو خاص مراعات دیدی گئی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف نے حکومتِ کشمیر کی توجہ اس طرف مبذول کی۔ کہ تمام سیاسی قیدیوں کو خاص مراعات دی جائیں۔ نیز سیاسی قیدیوں کے ساتھ حوالات میں پولیس اچھا سلوک کرے۔ کیونکہ اب تک ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔ عوام سخت مشوش ہیں۔ مولوی میرک شاہ صاحب اور مفتی جلال الدین صاحب سیاسی قیدیوں کے ساتھ ملاقات کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۹۴ قادیان دارالامان مورخہ ۷ فروری ۱۹۳۲ء جلد ۱۹

احراریوں کے سبز باغ

مسلمانوں کو دام فریب میں پھنسانے کی کوشش

احراریوں کو ناکامی

احراریوں کا شور و شر چونکہ کسی صحیح بنیاد پر نہیں۔ بلکہ محض وقتی حالات سے فائدہ اٹھا کر چند خود غرض اور مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے والے لوگوں نے اسے شروع کیا۔ اور مسلمانوں کو تباہ کرنے۔ مگر اپنے ہاتھ رنگنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اس لئے عنقریب اس کا بھی وُہی انجام ہونے والا ہے۔ جو اس سے پہلے اسی قسم کی کئی ایک ہنگامی تحریکوں کا ہو چکا ہے۔ اور اس کے آثار اس قدر نمایاں ہو چکے ہیں۔ کہ احراری کمیٹی کے کرتا دھرتا جو کل تک بڑے زور شور سے کہہ رہے تھے۔ کہ جب تک ریاست مکمل آزادی کا مطالبہ منظور نہ کر لے گی۔ اس وقت تک وُہ جتھہ بازی سے باز نہ آئیں گے۔ انہیں بھی اپنا مستقبل نہایت تاریک نظر آ رہا ہے۔ اور وُہ تین ماہ تک بھی اس تحریک کو جاری رکھنے کی ہمت نہیں رکھتے :۔

احراریوں کا تباہ کُن مشورہ

یہ بات محسوس کرتے ہُوئے وہ مُسلمانوں کو عجیب و غریب سبز باغ دکھا رہے ہیں۔ اور یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ مسلمان نہ تو "حکومت ہند سے اپنے مطالبات منوانے" کے لئے کچھ کریں۔ نہ "سرحد کے معاملات کی جانب توجہ" کریں۔ نہ ہندوؤں سے اپنے حقوق محفوظ رکھنے کی جد و جہد کریں۔ بلکہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ریاست کشمیر میں جتھے بھیجنے۔ اور احرار کمیٹی کو چندہ ارسال کرنے میں لگ جائیں :۔

چنانچہ اس غرض کے لئے احراریوں نے تمام ہندوستان کے مُسلمانوں کو مخاطب کرتے ہُوئے لکھا ہے :۔

"اگر ہم کامیابی کے ساتھ مزید تین مہینے کے لئے تحریک چلا سکیں۔ (گویا تین ماہ کے لئے بھی اس تحریک کو چلانا مشکل نظر آ رہا ہے) تو حکومت پر بھی پوری طرح واضح ہو جائے گا۔ کہ مسلمانوں کے بازوؤں میں ہمت ہے۔ اور ارادوں میں استواری۔ ہندو بھی مان جائے گا۔ کہ مسلمان اپنے مطالبات منوانے کی ہمت رکھتا ہے انگریز کے غرور و تمکنت کا طلسم بھی ٹوٹ جائے گا۔ اور ہندو بھی اس ادائے استغنا اور انداز بے نیازی کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائیگا جہادِ کشمیر کو اس نظر سے نہ دیکھئے۔ کہ اس کا تعلق محض کشمیر کے مسلمانوں سے ہے۔ بلکہ اس پر اس حیثیت سے نظر ڈالئے۔ کہ یہ مسلمانوں کی قوتِ عمل کا مظاہرہ ہے۔ اس قوتِ عمل کا مظاہرہ ہے جس پر ملت کے تمام مقاصد اور ساری آئندہ تحریکوں کی کامیابی کا انحصار ہے۔ اور اس مظاہرے میں فتح مندی ہم پر وُہ تمام دروازے کھول دیگی جو ہماری گوناگوں مساعی کے باوجود نہیں کھل سکے۔ ہماری بے تدبیری اور بے عملی کے جتنے شیون و مظاہر دُنیا کے سامنے آئے ہیں۔ سب کے سب بھلا دیئے جائیں گے۔ اور اس کا ذہن صرف اس حقیقت کو یاد رکھ سکے گا۔ کہ مسلمان ایک ایسی قوت کا نام ہے جس کے مطالبات سے کسی صورت میں بھی چشم پوشی نہیں کی جا سکتی :۔

ہم مسلمانوں کی تمام جماعتوں۔ تمام مجلسوں۔ اور تمام انجمنوں اور تمام جمعیتوں سے یہی عرض کریں گے۔ کہ وُہ اپنی تمام قوتوں کو جہادِ کشمیر پر متحرک کر دیں۔ کیونکہ جہادِ کشمیر مسلمانوں کی قوت عمل کا مظاہرہ ہے۔ اور قوتِ عمل کا مظاہرہ ہی وہ چیز ہے۔ جو ہم پر کامجوئی اور کامرانی اور اقبال و سربلندی کی تمام راہیں کھول دے گا"!!

بہکی بہکی باتیں

ناظرین غور فرمائیں۔ یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کی جا رہی ہیں۔ اور سوچیں۔ کہ جس تحریک کی قیادت اور راہ نمائی کا شرف ایسے دل و دماغ کے لوگوں کو حاصل ہو۔ اس کے مضحکہ خیز ہونے۔ اور جانی و مالی نقصان پہونچانے کے بعد نسیاً منسیاً ہو جانے میں کسی قسم کا شک و شبہ ہو سکتا ہے :۔

احراریوں نے مسلمانانِ ہند کو سبز باغ دکھانے کی تو پوری پوری کوشش کی ہے۔ لیکن ممکن نہیں۔ کہ کوئی معقول پسند۔ اور سمجھدار انسان ان خیال آرائیوں کو بیت العنکبوت سے زیادہ وقعت دے بھلا غور تو فرمایئے۔ اگر حکومتِ کشمیر احراریوں کے آگے کلیتہً سرِ تسلیم بھی خم کر دے۔ حتیٰ کہ ریاست کا نظام حکومت ہی ان کے سپرد کر دے۔ تو بھی مسلمانانِ ہند حکومت اور ہندوؤں سے اپنے مطالبات منوانے میں کیونکر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ حکومت ہند کی طاقت اور قوت نیز ہندوؤں کی وسیع تیاریوں کے مقابلہ میں ریاست کشمیر کی حقیقت ہی کیا ہے۔ کہ ریاست میں احراری راج قائم ہو جانے پر حکومت ہند اور ہندو عاجز و درماندہ ہو کر مسلمانوں کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور کہیں گے۔ آپ چونکہ کشمیر کے فاتح ہیں۔ اس لئے جو چاہیں۔ ہم سے لے لیں۔ اور جس طرح چاہیں۔ ہم سے سلوک کریں۔

احراری پہلے خود کامل آزادی حاصل کریں

پس اول تو احراریوں نے جس بنا پر جتھہ بازی شروع کر رکھی ہے اور جس بات کا وُہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ بحالات موجودہ اس کا حصُول اتنا ہی ناممکن ہے۔ جتنا ایک نادان بچہ کے لئے چاند کو حاصل کرنا۔ لیکن اگر فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ کشمیر کے متعلق احراریوں کا مطالبہ سن و عن پورا کر دیا گیا۔ تو بھی ہندوستان میں مسلمانوں کو جو تکالیف اور مشکلات درپیش ہیں۔ وُہ دُور نہیں ہو سکتیں۔ اور نہ مسلمانوں کے مطالبات منظور کر لئے جائیں گے۔ ہاں اگر احراری وُہی کامل آزادی کا مطالبہ جو ریاست کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ حکومتِ ہند سے پورا کرا لیں۔ اور ہندوستان میں ہندوؤں سے اپنے حقوق محفوظ کرا لیں۔ تو پھر ریاستِ کشمیر کی کیا طاقت ہے۔ کہ فوراً مسلمانوں کے تمام مطالبات قبول نہ کر لے۔ لیکن احراریوں کو تو محض ہنگامہ آرائی اور شورش انگیزی منظور ہے۔ اور مسلمانوں کو دام فریب میں پھنسا کر تباہ کرنا۔ نہ کہ کچھ کر کے دکھانا غور فرمایئے۔ جو چیز ابھی تک انہیں خود حاصل نہیں۔ اور جسے اپنے لئے حاصل کرنے کی وُہ کوئی کوشش نہیں کر رہے۔ اس کا مُسلمانان کشمیر کے لئے مطالبہ کرنا کس قدر بے ہودگی ہے۔ اگر ان کے نزدیک سارے دکھوں اور مصیبتوں کا یہی علاج ہے۔ کہ آزاد اسمبلی حاصل کی جائے۔ تو پہلے انہیں خود یہ حق حاصل کر کے دکھانا چاہیئے۔ اور پھر کسی اور کے لئے مصروفِ عمل ہونا چاہیئے۔ لیکن جو شخص خود کھڑے ہونے کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ وُہ اگر یہ کہے۔ کہ دوسروں کو اپنے سہارے ترقی کی اعلیٰ منزل پر پہونچا دے گا۔ تو اس کا مطلب یہی ہوگا۔ انہیں منہ کے بل گرا دے گا۔ مگر احراریوں کے ذہن میں قطعاً یہ بات نہیں آتی۔ اور وُہ یہی کہے جا رہے ہیں۔ کہ سب باتوں کو چھوڑ چھاڑ کر ریاست میں جتھے بھیجنے۔ اور احرار کے دفتر میں روپیہ ارسال کرنے میں مصروف ہو جاؤ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔

کہ مسلمانوں پر فتح مندی کے تمام دروازے کھول دیئے جائیں گے ہندو بھی سب کچھ مان جائیں گے۔ اور انگریز کے غرور و تبختر کا طلسم بھی ٹوٹ جائے گا۔

کیا احراریوں کی یہ باتیں کسی کے عقل و فہم میں آسکتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اور جو لوگ ایسی دور از عقل باتوں سے کام لینا چاہتے ہوں۔ وہ قطعاً اس قابل نہیں۔ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی انہیں قابل اعتماد سمجھا جائے۔ اور ان کی کسی بات کو تسلیم کیا جائے۔

احراریوں کو نئے پروگرام کی ضرورت

جن دور از کار اور سراسر فضول طفل تسلیوں کی حقیقت اوپر ظاہر کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ اب تو احراری یہ بھی ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ "کشمیر کی یلغار" میں ان کے ناکام رہنے کی وجہ انگریز ہیں۔ وہی انہیں کچھ کرنے نہیں دیتے۔ چنانچہ اخبار "احرار" (۳۱ جنوری) لکھتا ہے:-

"صلح کے راستے میں انگریز کا وجود حائل ہے۔ اور معاملہ کی طوالت کی تمام ذمہ واری حکومت ہند کے کندھوں پر ہے"

اگر یہ صحیح ہے۔ تو اس وقت کشمیر میں جتھے بھیجنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ جب تک حائل ہونے والے وجود کو ہٹایا نہ جائے اور جبکہ "احرار" کا بیان ہے۔ کہ

"ہزاروں مسلمان متعدد خطوط لکھ کر مرکزی مجلس احرار سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنے موجودہ پروگرام کی بجائے کوئی ایسا پروگرام قوم کے سامنے رکھیں۔ جس کی مار براہ راست انگریزی حکومت پر پڑے۔ تاکہ اسے بھی مسلمانوں سے الجھنے کا صلہ مل جائے"

تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس قسم کے پروگرام پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ بحالات موجودہ جتھوں کا ریاست میں بھیجنا بالکل فضول اور مسلمانوں کو بلاوجہ نقصان پہونچانا ہے۔ کیوں ایسا پروگرام تیار نہیں کیا جاتا۔ جس کی مار براہ راست انگریزی حکومت پر پڑے۔ احراریوں کو چاہئے۔ جلد سے جلد اس قسم کے پروگرام کا تجربہ شروع کر دیں۔ اور اس کا انجام بھی دیکھ لیں۔

احراری سن لیں

مگر احراری سن رکھیں۔ جو راہ انہوں نے اختیار کی ہے۔ اس میں ان کے لئے ناکامی اور نامرادی یقینی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں ظاہر ہو جائے گا۔ کہ جو ڈھونگ انہوں نے بنا رکھا ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔ مسلمانوں سے اب وہ یہ تمنا نہ رکھیں۔ کہ انہیں سبز باغ دکھا کر۔ اور خیالی پلاؤ پکا کر ان کو اپنے جال میں پھنسا لیں گے۔

ہندوؤں کے دھارمک قانون کی دھجیاں

ناظرین کو معلوم ہوگا۔ مسٹر ہربلاس شاردا نے ہندو بیواؤں کے مصائب دور کرنے کے لئے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ ایک ہندو بیوہ کو خاندان کی مشترکہ جائداد سے اس کے خاوند کا حصہ ضرور ملنا چاہیئے۔ اس بل کے متعلق اخبار "ملاپ" (۲۹ جنوری) لکھتا ہے:-

"میں شرمندہ ہوں۔ اور عرق ندامت میرے ماتھے پر ہے۔ کہ یہ ہندوؤں کی اشانت گھریلو زندگی کی نہایت سیاہ تصویر ہے جو اسمبلی میں پیش ہو رہی ہے۔ اگر ہندوؤں نے ودھواؤں سے اچھا سلوک کیا ہوتا۔ اگر انہیں بھی انسان سمجھا گیا ہوتا۔ اور محض ہندو قانون کے بل بوتے پر ان کو روٹی اور کپڑے سے بھی محتاج نہ کر دیا ہوتا۔ تو آج اسمبلی میں ہندوؤں کے دھارمک قانون کی دھجیاں اڑانے کی ضرورت کیوں محسوس ہوتی۔ یہ ایک شرمناک حقیقت ہے۔ کہ آج اکثر خاندانوں میں ہندو ودھوائیں انتہائی ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں"

اس تحریر سے ثابت ہے۔ کہ ہندو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اول ان کی خانگی زندگی نہایت سیاہ ہے۔ دوسرے وہ بیواؤں سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔ حتیٰ کہ انہیں روٹی اور کپڑے سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ اور وہ انتہائی ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کی جاتی ہیں۔ تیسرے یہ سب کچھ ہندو قانون کے بل بوتے پر کیا جاتا ہے۔ اور چوتھے یہ کہ اسمبلی میں پیش شدہ بل "ہندوؤں کے دھارمک قانون کی دھجیاں اڑانے کے" مترادف ہے۔ لیکن باوجود اس کے وہ حکومت کو یوں مخاطب کرتا ہے:-

"مجھے گورنمنٹ کے رویہ کو دیکھ کر بے حد افسوس ہوا ہے کہ وہ کس طرح ضروری اور مبنی بر انصاف بل کی حمایت کرنے سے کیوں کنی کترا رہی ہے"

گویا بالفاظ دیگر ملاپ کو حکومت پر یہ اعتراض ہے۔ کہ اسے ہندوؤں کے دھارمک قانون کی دھجیاں اڑانے میں کیوں لیس و پیش ہے۔ اپنی مذہبی قوانین کی توہین و تحقیر یا ان میں مداخلت کی بنا پر حکومت کی مخالفت تو دیکھی ہوگی۔ لیکن اس وجہ سے اس پر بگڑنا کہ وہ مذہبی قانون کی دھجیاں کیوں نہیں اڑاتی۔ ہندو قوم کا ہی حصہ ہے۔ جس سے یہ امر پوری طرح ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ وہ خود اس امر کو تسلیم کرتی ہے۔ کہ اس کی خانگی زندگی کی سیاہی اور اپنی بیواؤں سے شرمناک سلوک کی ذمہ واری ان کے مذہبی قانون پر ہے۔ جس کی دھجیاں اڑائے بغیر وہ تمدنی لحاظ سے پُرامن زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

لیکن کس قدر ناانصافی ہے۔ کہ اگر یہی بات ہمارے قلم سے نکل جاتی۔ جو ملاپ نے پورے زور کے ساتھ پیش کی ہے۔ تو ہندو اخبارات شور و شر سے آسمان سر پر اٹھا لیتے۔ اور انتہائی بدزبانی سے کام لیتے ہوئے ویدک دھرم کو قابل عمل اور عالمگیر ثابت کرنے کے لئے مضمون نگاری میں مصروف ہو جاتے۔

مہاراجہ کشمیر کے نادان دوست

کون نہیں جانتا۔ کہ ریاست جموں و کشمیر میں اس قدر پریشانی اور شورش کی ذمہ واری انہی عاقبت نا اندیش اور مسلم آزار ہندو حکام پر ہے جو نہایت بے دردی کے ساتھ مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتارتے رہے۔ اور پانی کی طرح ان کا خون بہاتے چلے آئے ہیں۔ اور جن کے نزدیک مسلمانوں کی طرف سے ابتدائی انسانی حقوق کے آئینی مطالبہ اور درخواستوں کا بہترین جواب لاٹھیوں۔ تلواروں۔ بھالوں۔ نیزوں۔ تازیانوں اور گولیوں سے ہی دیا جا سکتا تھا۔

ظالم اور ستم شعار افسر اس وقت اپنی وحشت و بربریت کے انتہائی مظاہرہ پر اترے ہوئے ہیں۔ ریاست کے ہر حصہ میں مختلف حیلوں اور بہانوں کی آڑ میں مسلمانوں کو بے پناہ مظالم کا تختۂ مشق بنا رہے ہیں۔ اور ہر جگہ غریب اور مفلوک الحال مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ دنیا میں ایسے بدباطن اور سفاک لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کا کلیجہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اور وہ شرافت بلکہ انسانیت کو بالائے طاق رکھ کر مہاراجہ کشمیر کو یہ مشورہ دے رہے ہیں:-

"بغاوت چند دنوں میں فرو ہو سکتی ہے۔ مگر اس کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ بغاوت زدہ علاقوں میں جس قدر مسلم افسران اور مسلم حکام ہیں۔ ان سب کو واپس بلا لیا جائے۔ اور ان کی جگہ قابل اور نیک نیتی سے واقف ہندو افسران اور حکام کو تعینات کیا جائے۔ اس کے بعد دوسرا کام یہ کرنا ہوگا۔ کہ ریاست میں راجپوت اور سکھ فوجیوں میں اضافہ کر دیا جائے۔ ریاست کے ڈوگروں راجپوتوں۔ وششٹوں اور سکھوں کو بڑی بھاری تعداد میں پولیس میں بھرتی کر لینا چاہیئے" (ملاپ ۳ فروری)

گویا مقصد یہ ہے۔ کہ تمام ریاست میں جہاں کہیں بھی کوئی مسلمان افسر بدقسمتی سے تعینات ہے۔ اسے نکال کر اس کی جگہ بھی ہندوؤں کو دیدی جائے۔ کیونکہ اس کا وجود ہندوؤں کے مسلمانوں کو بے محابا موت کے گھاٹ اتارنے میں ایک قسم کی روک خیال کیا جاتا ہے۔ غور فرمایئے۔ کس قدر معقول اور منصفانہ علاج تجویز کیا جا رہا ہے۔ اس تحریک کو دبانے کا جس کی حقیقت اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کہ مسلمان وہاں زندہ رہنے کا حق مانگ رہے ہیں۔

مہاراجہ صاحب کشمیر کے حق میں یہ لوگ یقیناً نادان دوست کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور ہر ہائی نس پر ان کا انتہائی اثر ہی در اصل ریاست کے لئے مصیبت بن رہا ہے۔ ایسے فتنہ پردازوں کو نظر انداز کر کے جس قدر جلد وہ

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

مسیح موعودؑ اور حج بیت اللہ

بعض کج فہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے حج نہیں کیا۔ اور چونکہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن کو آپ نے پورا نہیں کیا۔ اس لئے نعوذ باللہ آپ سچے نہیں ہو سکتے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی یہی اعتراض حال میں دہرایا ہے۔ اور تعجب یہ کہ اس کی تائید میں ایک حدیث بھی پیش کی ہے۔ جو یہ ہے کہ والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً۔ کہ بخدا ابن مریم فج الروحاء سے حج یا عمرہ کا احرام باندھیں گے۔ اور دونوں کا نام لے کر تلبیہ کرینگے۔ حدیث نقل کرنے کے بعد استدلال یہ کیا گیا ہے۔ کہ

"اس حدیث میں مسیح موعود کی علامت صاف بتائی ہے۔ کہ وہ حج کریں گے۔" پھر پوچھتے ہیں

"اس حدیث کے قائل سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اگر پوچھیں گے۔ کہ تم نے ایسے شخص کو مسیح موعود کیوں مانا۔ جس نے میری پیشگوئی کے مطابق حج نہ کیا تھا۔ دوستو اس وقت تم کیا جواب دو گے ہمیں بھی بتاؤ"

بیشتر اس کے کہ اس حدیث پر بحث کی جائے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حج کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ واضح کر دیا جائے۔

حج کے متعلق اسلامی نقطۂ نگاہ

اسلامی تعلیم سے جو شخص واقفیت رکھتا ہو۔ اس سے یہ امر پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ کہ حج بیت اللہ اور ارکان اسلام کی طرح بلا استثناء احدے ہر شخص پر فرض نہیں۔ بلکہ قرآن مجید نے من استطاع الیہ سبیلا کی شرط لگا کر حج کو استطاعت کے ساتھ مشروط کر دیا ہے۔ چاہے وہ استطاعت مالی ہو یا بدنی یا اور رنگ کی یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے احادیث صحیحہ میں یہ نہیں فرمایا۔ کہ جو شخص حج نہ کرے۔ وہ مسلمان نہیں بلکہ یہ فرمایا من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاھرۃ او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یھودیا وان شاء نصرانیا (دارمی) کہ اگر کسی شخص کو حقیقی احتیاج نے یا کسی ظالم حاکم نے یا کسی سخت مرض نے نہیں روکا۔ اور پھر وہ حج کے لئے نہیں گیا۔ اور بغیر حج کے وفات پا گیا۔ تو اسکی موت ایسی ہی ہوگی۔ جیسے کسی یہودی یا نصرانی کی

حج کے لئے شرائط

پھر یہی وجہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے علماء بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "فرضیت حج کے شرائط یہ ہیں (۱) اسلام (۲) عقل (۳) بلوغ (۴) امن راہ (۵) استطاعت زاد راہ و سواری (۶) صحت فردی (۷) عورتوں کے لئے وجود زوج یا محرم یہ شرائط چونکہ باتفاق امت مسلم ہیں۔ اس لئے انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ جو شخص ان وجوہات میں سے کسی کے سدّ راہ ہونیکے باعث حج بیت اللہ نہ کر سکے۔ وہ دین اسلام کے کسی رکن کا تارک نہیں۔ بلکہ جس طرح فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ضروری ہے کہ بقدر نصاب مال موجود ہو۔ اسی طرح حج کے لئے ضروری ہے کہ استطاعت ہو۔ اگر کسی شخص میں استطاعت نہ ہو۔ تو اس سے فریضۂ حج بھی ساقط ہو جائیگا۔

اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات دیکھتے ہیں۔ تو اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ اگر آپ نے بذات خود حج بیت اللہ نہیں کیا۔ تو اس وجہ سے اسلامی تعلیم کے رُو سے آپ پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ شرائط آپ کے لئے موجود نہ تھیں۔ جن کا حج کیلئے پایا جانا شریعت ضروری قرار دیتی ہے۔

امن راہ

مثلاً حج کے لئے ایک ضروری شرط امن راہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امن راہ میسر نہ تھا۔ کیونکہ علماء ہند مکہ کے علماء کو اپنے ہمنوا بنا کر ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واجب القتل ہونے کے فتاویٰ شائع کرا چکے تھے علماء آپ کے خلاف عوام کو سخت مشتعل کئے ہوئے تھے۔ ان حالات میں آپ کا حج کے لئے جانا خطرے سے خالی نہ تھا۔ پس چونکہ امن راہ آپکو میسر نہ تھا۔ اس لئے آپ حج کے لئے نہ جا سکے۔ راستے کا امن اتنی ضروری چیز ہے کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب قریباً ڈیڑھ ہزار صحابہ کو ساتھ لے کر حج کے ارادہ سے مدینہ سے نکلے۔ اور کئی منزلیں طے کرنے اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرنیکے بعد حدیبیہ مقام پر پہنچے۔ تو کفار نے آپکو روکدیا۔ اور آخر آپ حج کئے بغیر واپس آ گئے۔ پس اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ کی ایک کثیر جمعیت کو ساتھ لیکر جانیکے باوجود محض اس لئے حج نہ کیا کرتے۔ کہ کفار آپ کے راستہ میں روک تھے۔ حالانکہ ایک ایک صحابی رسول کریمؐ پر جان فدا کرنے کے لئے تیار تھا۔ تو اگر راستے کا امن نہ ہونیکی وجہ سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج نہ کیا۔ تو اسپر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

حفاظت الٰہی کا وعدہ

اس موقعہ پر بعض لوگ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو الہاماً کہا تھا۔ واللہ یعصمک من الناس خدا تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھیگا۔ تو پھر آپکو کوئی انسان کیا نقصان پہنچا سکتا تھا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ الٰہی وعدۂ حفاظت کے باوجود خارجی تدابیر ضروری ہوتی ہیں۔ اس سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ رسول کریمؐ کو اسی آیت کے ذریعہ حفاظت کا الٰہی وعدہ ملا تھا۔ بایں ہمہ رسول کریمؐ اپنی حفاظت کا انتظام فرمایا کرتے تھے۔ واللہ یعصمک من الناس کی آیت کے متعلق مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ یہ ابتدائی ایام نبوت میں جبکہ آپ مکہ میں تھے نازل ہوئی۔ مگر باوجود اس کے روایت آتی ہے۔ کہ جب رسول کریمؐ باہر نکلتے تھے۔ تو ابو طالب آپ کے ساتھ کچھ آدمی حفاظت کے لئے مقرر کر دیا کرتے تھے۔ پھر رسول کریمؐ جب مکہ سے رات کے وقت پوشیدہ طور پر نکلے۔ تو غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا آپ سے وعدہ تھا کہ میں تیری حفاظت کروں گا لیکن اگر اس دعویٰ کے مطابق نہ تو آپ کو مکہ سے نکلنا چاہیئے تھا نہ غار ثور میں پوشیدہ رہنا چاہیئے تھا۔ پھر یہ بھی ثابت شدہ بات ہے۔ کہ جنگوں میں رسول کریمؐ زرہیں پہنتے۔ بلکہ دو دو زرہیں آپ کے زیب تن ہوتیں ہتھیار باندھتے۔ اور اپنی حفاظت کا ہر ممکن طریق سے انتظام فرماتے۔ بلکہ ظاہری اسباب کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ انہی رعایت اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام حج کے لئے روانہ ہوئے۔ ورنہ اپنے متبعین کو حضور نے حج کرنیکی ہدایت فرماتے ہوئے لکھا:۔ اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کیساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جسپر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کمزوریٔ صحت

دوسری وجہ جس کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حج نہ کیا۔ وہ صحت کی کمزوری ہے۔ احادیث صحیحہ کی پیشگوئیوں کے مطابق اور اس علامت کے ماتحت کہ مسیح موعود دو زرد چادروں میں لپٹا ہوا ہوگا۔ آپکو دوران سر اور ذیابیطس کے عوارض تھے۔ جنکی وجہ سے بعض دفعہ یکلخت آپکو سخت تکلیف ہو جاتی۔ یہ مرضیں آپکو آخر وقت تک آپ کے ساتھ رہیں۔ اس لئے صحت جسمانی کی کمزوری بھی حج بیت اللہ میں مانع رہی۔

رسول کریمؐ نے زکوٰۃ نہیں دی۔

وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ارکان اسلام میں سے ایک رکن حج کو پورا نہیں کیا۔ وہ اس حقیقت پر کیوں غور نہیں کرتے۔ کہ رسول کریمؐ نے عمر بھر زکوٰۃ ادا نہیں فرمائی۔ اگر زکوٰۃ ادا نہ کرنیکے باوجود جو ارکان اسلامی میں سے ایک رکن ہے۔ رسول کریمؐ پر اعتراض نہیں وارد ہو سکتا۔ تو حج نہ کرنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی حرف نہیں آ سکتا۔

حج بدل

پھر احادیث سے ثابت ہے۔ کہ اگر کسی شخص پر حج فرض ہو اور کسی وجہ سے نہ کر سکے۔ تو اس کی طرف سے بھی حج کروایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا۔ کہ میرا باپ بغیر حج کئے وفات پا گیا ہے۔ کیا میں اسکی طرف سے حج کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا۔ تو کیا تو اسے ادا کرتا یا نہ۔ اس نے کہا۔ کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ کے قرض کا زیادہ حق ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ دوسرے کی طرف سے حج کروایا جا سکتا ہے۔ پس اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود بنفس نفیس حج پر تشریف نہ لے جا سکے۔ کہ بعض موانع آپ کے راستہ میں حائل تھے۔ مگر آپ کی طرف سے حج بدل ہو چکا ہے:

پیشکردہ حدیث کا مطلب

اب رہی وہ حدیث جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے پیش کی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ ابن مریم فج الروحاء سے احرام باندھیں گے حالانکہ فج الروحاء حج کا احرام باندھنے کا کوئی مقام نہیں ہے۔ اور جب ظاہری معنی صحیح نہیں۔ تو لازماً مجازی معنی لینے پڑیں گے۔ دراصل یہ آنحضرت صلعم کا ایک کشف ہے۔ اور اسکی تعبیر مفسرین نے یہ لکھی ہے۔ کہ جس شخص کے متعلق دیکھا جائے۔ کہ اس نے حج یا عمرہ کیا۔ تو وہ لمبی عمر پائیگا۔ اور اسکی التجا قبول کی جائیگی۔ احرام سے مراد عابد بننا اور گناہوں سے نکلنا ہے۔ کیونکہ یہ حصول رحمت پر دلالت کرتا ہے۔ اور جو شخص خواب کی حالت میں بجائے احرام لبیک کہتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ دشمنوں پر کامیابی پائیگا اس لحاظ سے حدیث کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا۔ کہ مسیح موعود پر خدا تعالیٰ کے خاص طور پر فیوض و انوار نازل ہونگے وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگا۔ اور دشمن اس پر غلبہ نہ پا سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی۔ مگر سب کو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت

تکمیل ہدایت کا زمانہ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث مورخہ ۶ رمضان ۱۳۴۰ھ میں ایک مضمون بعنوان "مرزائی علم کلام کا نمونہ" شائع کیا ہے۔ جس میں مضمون نگار میرے متعلق لکھتا ہے۔

"ہمارا گمان تھا کہ مولوی صاحب چونکہ بہت عرصہ ممالک عربیہ میں رہ آئے ہیں۔ اس لئے آپ کا مضمون یقیناً دلائل قطعیہ یقینیہ پر مبنی ہوگا۔ ایکہ دو دونے چار کی طرح نبوت مرزا کا مثبت ہوگا"۔

مضمون نگار نے اپنے اس قول میں جس توقع کا اظہار کیا ہے وہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دعوئے نبوت میں صادق ہیں۔ اور آپ کے دعوٰی پر دلائل قطعیہ یقینیہ پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن بقول ان کے یہ میرا قصور ہے۔ کہ میں نے اس طرف توجہ نہ کی

پھر لکھتے ہیں۔

"افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا مضمون جو الفضل ۲ جنوری سنہ رواں[1] میں شائع ہوا ہے۔ اس بات کا مظہر ہے کہ مولوی صاحب موصوف بحیثیت علم اپنی سابقہ حالت سے بھی گر گئے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس عرصہ میں میرے علم میں زیادتی ہوئی اور میں نے خود اللہ تعالیٰ کے نشانات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے۔ جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے وہاں کئی مقامات احمدی جماعتوں کا قائم ہو جانا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی پختہ دلیل ہے۔ اعداء نے ناخنوں تک زور لگایا۔ اور چاہا کہ آپ کی دعوت دنیا میں نہ پھیلے۔ مگر آپ نے فرمایا۔

فما اشقی یلعن اللاغنیا ٭ وصدقی سوف یذکرنی البلاغ

پس اہل بصیرت دیکھ رہے ہیں۔ کہ کس طرح آپ کی صداقت اکناف عالم میں پھیل رہی ہے۔ مگر جو لوگ تعصب میں اندھے ہو رہے ہیں۔ انہیں کیونکر سمجھائیں۔

پھر اخبار وکیل اور زمیندار کے حوالے نقل کرکے جن میں انہوں نے مسلمانوں کے یہودی ہو جانے کا اقرار کیا ہے لکھتے ہیں۔

"تحریر بالا شاہد ہے۔ کہ سنہ ۱۹۲۲ء سے شروع ہو کر بحیثیت مجموعی مسلمانوں کی حالت سنہ ۱۹۲۲ء تک بگڑی ہوئی تھی ...... آہ کس قدر تنزل علمی ہے۔ کہ دلیل تو یہ پیش کی جاتی ہے۔ کہ سنہ ۱۹۲۱ء میں لوگ بگڑ چکے ہیں اور ان کے لئے مصلح وہ پیش کیا ہے جو ۳۲ سال قبل آنجہانی بھی ہو چکا ہے"۔

ان الفاظ کو پڑھ کر کوئی صداقت پسند انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ مضمون نگار نے نیک نیتی سے یہ اعتراض کیا ہے کیونکہ جہاں "وکیل" اور "زمیندار" کی عبارتیں درج تھیں وہاں سے پہلے حجج الکرامہ کی عبارات بھی موجود تھیں۔ جن پر ساٹھ برس کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اور ان میں صریح طور پر مسلمانوں کے یہود و نصاریٰ کے قدم بقدم چلنے کا اعتراف موجود ہے پھر اہلحدیث سنہ ۱۹۰۸ء کی عبارت کا بھی ذکر نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی وقت مبعوث ہوئے۔ جبکہ مسلمان یہود کی پیروی کر رہے تھے۔ جیساکہ حجج الکرامہ کی عبارت سے بھی عیاں ہے۔ ہاں بقیہ حوالجات اس امر کے بتانے کے لئے ذکر کئے گئے۔ کہ جب مسلمانوں نے سچے مسیح موعود کا انکار کیا۔ تو آخر مجبور ہو کر اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا۔ جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی تھی۔ اور فرمایا تھا کہ مجھے مانو ورنہ ذلت میں مبتلا ہو گے۔ کیونکہ تمہاری حالت اچھی نہیں ہے۔ چنانچہ زمیندار نے اسی حقیقت کا اعتراف کیا اور لکھا وہ تم نے آج تک یہودیت کی راہ اختیار کی اور اسی لئے ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے عذاب میں مبتلا ہوئے اب اس میں کہاں لکھا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۲۱ء میں آکر یہودیت کی راہ اختیار کی ہے۔ چونکہ یہ اعتراض قلت تدبر اور جہالت پر مبنی تھا۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسے نظر انداز کرتے ہوئے لکھا ہے "دوسرا قابل مضمون نگار کا مؤاخذہ خاص کر مرزا صاحب کے اقوال پر بہت سخت ہے"۔

اب ہم اس سخت مؤاخذہ کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال پر کیا گیا۔ جواب دیتے ہیں۔ مضمون نگار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرکے لکھا ہے۔

"آخری حصہ ہزار ششم تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت کا دن ہے۔ صفحہ ۹۹ تحفہ گولڑہ ملخصاً" پھر صفحہ ۹۵ سے دوسرا قول نقل کرتے ہیں "میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار برس سے گیارہ برس باقی رہتے تھے"

اس کے بعد لکھتے ہیں "ناظرین با تمکین! از روئے قول متقدم الذکر مندرجہ تحفہ گولڑہ صفحہ ۹۹ چھٹے ہزار میں ہدایت بپایہ تکمیل پہونچنی تھی۔ جب کہ مرزا صاحب ہنوز پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ پھر معلوم نہیں تشریف کیوں لائے۔ (ش)"

مولوی ثناء اللہ صاحب اس اعتراض کی پختگی اور معقولیت کا ذکر کرتے ہوئے لیکچر سیالکوٹ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قول (ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے۔ اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے) نقل کرکے لکھتے ہیں "پس چھٹے ہزار میں گمراہی کا زمانہ ہے (جس کو غلطی سے مرزا صاحب نے تکمیل ہدایت کا زمانہ لکھ دیا تھا۔ اسی میں) مرزا صاحب پیدا ہوئے اور ساتویں ہزار میں آپ نے ہدایت کی تو لوگ ایسے ہدایت یاب ہو گئے کہ اس زمانہ کو ہدایت کا زمانہ کہنا صحیح ہے"!

اول تو مضمون نگار (معمار) نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۹ سے جو ملخصاً قول پیش کیا ہے۔ وہ قطعاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارت مذکورہ صفحہ ۹۹ کا ملخص نہیں ہے اگر ہے تو وہ اصل عبارت پیش کی جائے۔ پھر مولوی ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے واقفیت کا ثبوت دینے کیلئے اس کی تائید کر دی مگر یہ نہ سوچا۔ کہ

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

سو مولوی ثناء اللہ صاحب پر واضح رہے۔ کہ ہزار ششم واقعی ضلالت کا ہزار ہے اور ہزار ششم کے آخر میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کا ہونا جو تکمیل اشاعت کا باعث تھے ضروری تھا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کو یکجائی طور پر مطالعہ کرنے والے پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگا۔ کہ آپ کا یہ قطعاً منشا نہیں ہے۔ کہ ہزار ششم سارے کا سارا تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے چنانچہ آپ نے اپنی کتب کے متعدد مقامات پر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ قرون ثلاثہ کے بعد کا ہزار گمراہی کا ہے اور یہ بات تحفہ گولڑویہ میں بھی مذکور ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی پیدائش کے متعلق تصریح کر دینا کہ آخر ہزار ششم میں ہوئی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہزار ششم میں تکمیل اشاعت ہدایت سے مراد مہدی موعود کا ظہور یعنی پیدائش مراد ہے جس کے ذریعہ سے تکمیل اشاعت ہوگی نہ کچھ اور لفظ بعثت اور ظہور سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اس سے مراد بھی آپ نے پیدائش ہی لی ہے جیساکہ میں نے مفصل طور پر کمالات احمدیہ میں بیان کیا ہے۔ نیز آخر ہزار ششم میں پیدائش کے متعلق جو اعتراض ہو۔ اس کا جواب اس میں موجود ہے رہا مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ کہنا کہ ہزار ششم میں بہت سی گمراہیاں ایجاد ہو گئیں۔ تو یہ ہدایت کا زمانہ کیسے کہلا سکتا ہے سو مولوی صاحب اگر کمالات احمدیہ سے دسویں شہادت کا جواب غور سے پڑھ لیتے تو اس اعتراض کی ضرورت نہ سمجھتے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کتاب انزلناہ الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور کہ ہم نے تجھ پر کتاب اس لئے اتارا ہے

---

(۱) اس مضمون میں آیت وجعلنا منہم القردۃ والخنازیر غلط شائع ہو گئی ہے اصل آیت وجعل منہم القردۃ والخنازیر ہے

...آیت قل یا ایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً
...آیت وما ارسلناك الا كافة للناس بشیرا ونذیرا
...ظاہر ہے۔ کہ آپ دنیا کے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں
...آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غرض بعثت تمام دنیا کو ظلمات
...نور کی طرف لے جانا قرار دی گئی ہے۔ جو آپکے علم کلام کے مطابق
...حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں قطعاً پوری نہیں ہوئی پھر
...آیت قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
...غور کریں۔ کیا اس آیت کے نزول کے بعد باطل نے حق کا مقابلہ
...نہیں کیا؟ لیکن چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ باطل
...کے مٹنے کے سامان پیدا کر دیئے گئے تھے۔ اس لئے باطل درحقیقت
...شکست کھا چکا تھا۔ پس گمراہیوں کی ایجاد تکمیل اشاعت ہدایت
...کے خارج نہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے؟ کہ اسلام کی اشاعت
...افریقہ کے دیہاتوں اور شہروں اور یورپ وامریکہ وغیرہ میں کس طرح
...ہو رہی ہے۔ ہاں یہ بھی ضروری ہے کہ شیطان بھی اپنا تمام زور لگا کر
...جن جن طریق سے وہ لوگوں کو گمراہ کر سکتا ہے۔ کرے۔ مگر آخر شیطان
...لوگوں کا گروہ مغلوب ہونگے۔ اور خدا تعالےٰ کے مسیح کی جماعت اقطار
...عالم میں بکثرت پھیل جائیگی۔ پس تکمیل اشاعت اور لوگوں کو ماننے کے
...لئے ختم ہزار اور مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ ہے اور اس زمانہ کی تعیین حضرت
...مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین صدیاں کی ہے۔ کہ ان میں تمام
...دنیا میں حقیقی اسلام پھیل جائیگا۔

(خاکسار جلال الدین شمس احمدی)

تحقیق الادیان

آزادی مذہب اور وید کے احکام

دنیا میں کوئی عقلمند انسان اسبات پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ کہ خواہ مخواہ دکھ دینے اور ایذا پہنچانے والے جانی دشمن کا مقابلہ ضروری اور لازمی ہے۔ لیکن محض اختلاف رائے کی بنا پر کسی پر چڑھائی کر کے اسے تہس نہس کر دینا ایک ایسی وحشیانہ رسم ہے کہ جس کا نام لیتے ہوئے تہذیب و تمدن کی پیشانی عرق آلودہ ہو جانی چاہیے۔ مگر حیرت ہے کہ ویدک دھرم ایسی تعلیمات سے بھرا پڑا ہے۔ اور باوجود اس کے آریہ سماجی نہایت ڈھٹائی سے اسے عالمگیر تعلیم اور مدار نجات مذہب بتا رہے ہیں۔

ویدوں میں تشدد کی تعلیم

یجر وید میں ہے۔

"جن سے ہم لوگ نفرت کرتے ہیں۔ یا جو لوگ ہم کو دکھ دیتے ہیں ہم کو چاہیئے۔ کہ ان کو اس طرح تڑپا تڑپا کر ماریں۔ جس طرح بلی چوہے کو مارتی ہے۔" (یجر وید ۱۱/۴۶)

پھر لکھا ہے:-

"اے جاہ و جلال والے راج پرش آپ دھرم کے مخالف دشمنوں کو آگ میں جلا ڈالیں۔ وہ جو ہمارے دشمنوں کو حوصلہ دیتا ہے۔ آپ اسکو الٹا لٹکا کر خشک لکڑی کی طرح جلا ڈالیں" (یجر وید ۱۳/۱۲)

یہی نہیں دشمن کی اشیاء خوردنی اور کام کاج کرنیکے مقامات کی تباہی بھی ضروری سمجھی گئی ہے لکھا ہے:-

"اے جاہ و جلال والے عام انسان آپ تیز رو دشمن کے کھانے پینے یا دیگر کام کاج کے مقامات کو اچھی طرح اجاڑ دیں۔ اور ان کو اپنی تمام طاقت سے مار دیں" (یجر وید ۱۳/۱۳)

اسی طرح لکھا ہے:-

"جس دکھ دینے والے شخص کی ہم مخالفت کرتے ہیں۔ یا جو دکھ دینے والا شخص ہم سے دشمنی کرتا ہے۔ اسکو ہم شیر وغیرہ کے مونہہ میں ڈال دیں"

"اے انسان جس طرح بھی دشمن کو ہلاک کیا جا سکے۔ ہلاک کرو۔ اور اس طرح دشمن کو ہلاک کر کے راحت سے زندگی بسر کرو" (یجر وید ۲/۳۰)

پھر لکھا ہے:-

"جس پرکار اگنی آدمی پیدا کرتا ہے آدمی کو بھسم کر دیتے ہیں یعنے جس طرح آگ جنگل کو جلاتی ہے ویسا ہی دکھ دینے والے شترؤں کو ناش کے لئے اس پرکار برتن کرے۔"

(دیانندی بھاشیہ رگوید صفحہ ۷۰۰)

پرمیشور کہتا ہے۔ "جیسے میں بدخصلت آدمیوں کے سر پھوڑتا ہوں ویسے ویسے تم بھی ان کے سروں کو پھوڑو" (یجر وید ۲۲/۵)

ستیارتھ پرکاش اور حریت ضمیر

ہندو ذہنیت اس بارہ میں اس قدر ماؤف ہو چکی ہے۔ کہ خواہ کوئی کتنا ہی تہذیب یافتہ ہو۔ اور اپنے خیالات میں زبردست تبدیلی کر چکا ہو۔ اس ضمن میں اس کے خیالات میں تبدیلی محال ہے۔ سوامی دیانند جی نے اگرچہ اسلامی تعلیم سے متاثر ہو کر ویدک دھرم میں بہت حد تک تغیر و تبدل کیا۔ لیکن جہاں تک مخالف کے ساتھ سلوک کا تعلق ہے۔ وہ بھی اس سطح سے اوپر نہ اٹھ سکے۔ جس پر روز اول سے ہندو دھرم کو کھڑا کیا گیا ہے۔ چنانچہ آپ ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں:-

"جو شخص وید اور وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے اس وید کی برائی کرنے والے منکر کو ذات۔ جماعت اور ملک سے باہر نکال دینا چاہیئے۔" (ستیارتھ سمولاس ۳ ص۵۹)

پھر ستیارتھ پرکاش کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت جی کے نزدیک ویدوں کے سوا کسی اور کتاب کو الہامی ماننے والا ناستک ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

"ویدوں کا نندک اور نہ ماننے والا ناستک کہلاتا ہے" (باب ۳ ص۷۵)

اور ایسے بدقسمت انسانوں کے لئے آپ کا حکم ہے۔ کہ وہ دنیا کے تختہ پر کہیں بھی زندگی بسر کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ فرماتے ہیں:-

"جو کہ ناستک نندک وادھورت منش ہیں۔ وے سب ہم لوگوں کے نواس استھان (یعنی جائے رہائش) سے دور چلے جائیں۔ کنتو (بلکہ) نشچے کر کے اور دیشوں سے بھی دور ہو جائیں۔ ارتھات ادھرمی پرش کسی دیش میں نہ رہیں" (رگوید بھاشیہ مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی ص۷۲)

کیا دنیا کا کوئی سنجیدہ اور مہذب انسان جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل ہو۔ اس تشدد اور بے رحمانہ سلوک کو گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اپنے جیسے انسان کو محض مذہبی اختلاف رائے رکھنے کی وجہ سے ملک بدر کر دیا جائے۔ بلکہ زندہ آگ میں ڈال دیا جائے۔ شیروں سے انہیں پھڑوا دیا جائے۔ ہر مہذب اور متمدن انسان اس قسم کے احکام دینے والے مذہب سے دل سے نفرت کرنے پر مجبور ہے۔ اور وہ تسلیم کرے گا کہ ایسا مذہب خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی شان نہیں۔ کہ وہ اپنے بندوں کے متعلق اس قسم کے ناواجب احکام نازل کرے بیشک مذہب ایک قیمتی چیز ہے۔ مگر حریت ضمیر کا سلب کر لینا بھی بہت بڑا ظلم اور تعدی ہے۔ ہر انسان خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ محض اختلاف عقائد کیوجہ سے ایک کو قتل کر دیا جائے۔ یا اسے جلا کر راکھ کر دیا جائے۔

اس قسم کی تعلیمات کو دیکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ مذہب سچا سلسلہ نہیں۔ کیونکہ اس نے آزادی ضمیر کو سلب کر دیا حریت انسانی کو پامال کر دیا۔ اور آراء کے اختلاف کو ایک ناقابل عفو جرم قرار دیکر اپنی خشونت اور متعصبانہ سرشت کا مظاہرہ کیا۔

اسلامی تعلیم کی برتری

اس کے مقابلہ میں اگر کوئی شخص تعصب کی عینک اتار کر قرآن کریم ...

...کا مطالعہ کرے۔ تو اسے معلوم ہو جائیگا۔ کہ قرآن مجید نے آزادی ضمیر قائم رکھنے کی کوشش فرمائی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے لا اکراہ فی الدین ...دیگر ہر قسم کے جبر اور تشدد کے ...دروازہ کو کلیتہً بند کر دیا۔ اور فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر کہکر یہ حقیقت بیان فرمائی۔ ...مذہب اور ایمان اگرچہ نہایت اہم مسئلہ ہے اور اسی پر نجات انسانی کا دارومدار ...ہے مگر مذہب کے بارہ میں ہر شخص آزاد ہے۔ جسے چاہے اختیار کرے ...بنی نوع انسانی کی ہمدردی اور بہبودی کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور انہیں ...سے بچانے کی غرض سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھنے کا حکم دیدیا ...بلغ ما انزل الیك من ربك کا حکم دیکر واضح کر دیا۔ کہ ...ہے اپنی زبانی کوششوں کو تکمیل تک پہنچاؤ۔ سمجھاؤ۔ اور اس ...کے سامنے دلائل پیش کرو۔ اس کے دلائل سنو۔ اور ان کو رد کرو۔ اگر ...بحث وتمحیص کے بعد کوئی شخص دوسرا مذہب اختیار کرنا چاہے تو ...اسے دو۔ خدا کے حضور تم بری الذمہ ہو چکے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ دنیا کے مذاہب میں سے اسلام ہی قابل عمل مذہب ہے۔ ورنہ آریہ مذہب نے تو جو کچھ تعلیم دی وہ سخت ...ہے خوفناک اور ناقابل عمل ہے۔

تاریخ اسلام

واقعۂ ایلاء و غزوۂ تبوک

ازواج مطہرات کا مطالبہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات کو اگرچہ حضور کی تعلیم و تربیت نے روحانی لحاظ سے بہت بلند درجہ پر پہنچا دیا تھا۔ تاہم بشریت ان کے اندر موجود تھی۔ جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں۔ یہ فتوحات کا زمانہ تھا۔ اور ازواج مطہرات دیکھ رہی تھیں۔ کہ غنیمت کے اموال آ رہے۔ اور مسلمانوں میں تقسیم ہو رہے ہیں۔ ان میں سے اگر تھوڑا سا بھی انہیں مل جائے۔ تو وہ بھی دنیوی زیب و زینت اور سامانِ آرام و آسائش نہ سہی۔ اپنی تکالیف میں ہی کمی کر سکتی ہیں۔ یہ بات مدنظر رکھتے ہوئے ان کی طرف سے غنیمت کے مال میں سے کچھ ملنے کی درخواست رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور پیش ہوئی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صدمہ

یہ درخواست حضور علیہ السلام کے سکونِ خاطر کے لئے خلل کا موجب ہوئی۔ اور آپ نے اس قدر تکلیف محسوس فرمائی۔ کہ آپ نے عہد فرمایا کہ ایک مہینہ تک ازواج سے نہ ملیں گے۔ اتفاقاً اسی زمانہ میں آپ کی ساق مبارک بھی گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گئی تھی۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے بالاخانہ پر گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ عام لوگوں کو یہ شک ہوا۔ کہ آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دیدی ہے۔ ایک دن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی۔ تو انہیں بہت صدمہ ہوا۔ انہوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق دریافت کیا۔ حضور نے اس کی تردید کی۔ اور چونکہ ایلاء کی مدت ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے حضور بالاخانہ سے اتر آئے۔

آیت تخییر کا نزول

اس کے بعد قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا و زینتہا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحاً جمیلا۔ وان کنتن تردن اللّٰہ و رسولہ والدار الاخرۃ فان اللّٰہ اعد للمحسنات منکن اجراً عظیما۔ اس پر تمام ازواج نے خدا اور رسول کی معیت کو دنیوی ساز و سامان اور آرام و آسائش پر مقدم کرنے کا عہد کیا۔

غزوۂ تبوک کے اسباب

مدینہ سے چودہ منزل دور دمشق اور مدینہ کے درمیان ایک مقام تبوک ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رجب ۹ھ مطابق نومبر ۶۳۰ء میں یہ اطلاع پہنچی۔ کہ قیصر روم کی افواج وہاں پر اس لئے جمع ہو رہی ہیں کہ مدینہ پر حملہ کریں۔ شام کے جو سوداگر مدینہ آتے تھے۔ وہ اس خبر کے راوی تھے۔ کہ وہاں رومیوں کا لشکر عظیم جمع ہو چکا ہے۔ جسے سال بھر کی پیشگی تنخواہ بھی تقسیم کر دی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ عرب کے عیسائیوں نے ہرقل کو لکھا تھا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور اہل عرب سخت قحط کی وجہ سے بھوکوں مر رہے ہیں۔ اس سے جرأت پکڑ کر اس نے چالیس ہزار فوج مدینہ پر حملہ کے لئے ارسال کر دی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیاری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان باتوں کا علم ہوا۔ تو آپ نے بھی فوج کو تیاری کا حکم دے دیا۔ یہ دن سخت گرمی اور قحط کے تھے۔ اور اس وجہ سے جنگ میں شمولیت آسان کام نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام قبائل کو فوجی اور مالی امداد کے لئے طلب کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فوجوں کی تیاری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین سو اونٹ پیش کئے۔ اور بعض صحابہ نے بڑی بڑی رقمیں لا کر پیش کر دیں۔

منافقین اور معذورین

منافقین نے جنگ میں عدم شمولیت کے لئے کئی بہانے تلاش کئے۔ اور ایک یہودی کے مکان پر جمع ہو کر مشورے کرنے لگے۔ لیکن ایسے بھی لوگ تھے۔ جو تہ دل سے جہاد میں شرکت کے متمنی تھے۔ مگر سامان نہ ہونے کی وجہ سے پیچھے رہنے پر مجبور ہو گئے۔ یہی وہ لوگ تھے جن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔ کہ وہ ثواب میں تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور انہی کے متعلق سورۂ توبہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا و اعینہم تفیض من الدمع حزناً الا یجدوا ما ینفقون

مدینہ کی حفاظت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول تھا۔ کہ مدینہ سے جاتے وقت کسی کو شہر کا حاکم مقرر فرما دیتے۔ اس موقعہ پر چونکہ ازواج مطہرات ساتھ نہ تھیں۔ اس لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کی حفاظت کے لئے حضور نے مدینہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا۔ آپ نے جب شکوہ کیا۔ کہ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑا جاتا ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ۔ کہ تجھے میں اسی طرح پیچھے چھوڑ رہا ہوں جس طرح موسیٰ نے ہارون کو چھوڑا تھا

غرض حضور تیس ہزار فوج کے ساتھ تبوک کی طرف بڑھے فوج میں دس ہزار گھوڑے بھی تھے۔ راستہ میں قوم ثمود کے مقامات بھی پڑتے تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے غضب کے باعث تباہ ہو چکے تھے۔ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو وہاں ٹھہرنے اور پانی وغیرہ استعمال کرنے کی سخت ممانعت فرمائی۔ اور جنہوں نے آٹا گوندھ لیا تھا۔ انہیں حکم دیا۔ کہ وہ آٹے کو گرا دیں۔

تبوک میں ورود اور قیام

تبوک پہنچ کر معلوم ہوا۔ کہ یہ خبر صحیح نہ تھی۔ اگرچہ غسان قبیلہ کا رئیس ساز باز کر رہا تھا۔ لیکن عملاً ابھی کچھ نہ ہوا تھا۔ تبوک کے مقام پر بیس دن تک اسلامی فوجوں نے قیام کیا۔ ارد گرد کے عیسائی حکمرانوں نے حاضر ہو ہو کر دوستانہ تعلقات قائم کئے دومۃ الجندل کا رئیس قیصر کا طرفدار تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خالد کو چار سو سواروں کے ساتھ اس کی طرف بھیجا۔ حضرت خالد نے اسے گرفتار کر کے پیش کیا۔ اور آخر حب مدینہ میں آ کر اس نے صلح کر لی۔ اور اس طرح بغیر کسی جنگ کے تبوک میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نمایاں کامیابی عطا کی۔

مسجد ضرار

منافقین ہمیشہ اس فکر میں رہتے تھے۔ کہ کسی طرح مسلمانوں کی جمعیت کو توڑ کر ان کی طاقت کو کمزور کر دیں چنانچہ انہوں نے اس آڑ میں کہ جو ضعیف اور کمزور لوگ مسجد نبوی میں جا کر نماز نہیں کر سکتے۔ وہ ثواب سے محروم نہ رہیں۔ ایک مسجد تعمیر کی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب تبوک تشریف لے جا رہے تھے حضور سے اس کے افتتاح کی درخواست کی۔ حضور نے اس کو واپسی تک ملتوی رکھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور واپسی پر دو صحابیوں کو حکم دیا کہ جا کر اس مسجد کو آگ لگا دیں۔ اسی کے متعلق قرآن کریم میں آیا ہے

والذین اتخذوا مسجداً ضراراً الخ

مناسک حج کی تعلیم

اگرچہ مکہ فتح ہو چکا تھا لیکن اس سال کا حج مشرکین کے اہتمام سے ہی ادا ہوا۔ تبوک سے واپسی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں تین سو مسلمانوں کا قافلہ حج کے لئے روانہ فرمایا۔ اور ہدایت دی۔ کہ بیت اللہ میں جاہلیت کی تمام رسوم کے خاتمہ اور اسلامی ارکان حج کے نفاذ کا اعلان کر دیں۔ اور مناسک حج تعلیم کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یوم النحر میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں بالوضاحت مسائل حج بیان کئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورۂ براءت کی تلاوت کی اور اعلان کر دیا۔ کہ آئندہ کوئی مشرک خانہ کعبہ میں داخل نہ ہو سکے گا اور مشرکین کے ساتھ جو معاہدات کئے گئے تھے۔ چونکہ ان کی طرف سے خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اس لئے چار ماہ کے بعد وہ تمام فسخ شدہ متصور ہوں گے۔

اسی سال کے بعض واقعات

صاحب استطاعت لوگوں کے لئے حج اسی سال فرض کیا گیا۔ بعض روایتوں میں ہے۔ کہ اسی سال میں زنا کی سزا مقرر ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم نے وفات پائی۔ بادشاہ حبشہ کا انتقال ہوا۔ اور مختلف وفود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جنہیں نجران کے عیسائیوں کا بھی ایک وفد تھا

مسلمان کسی نرمی کے مستحق نہیں رہے

مسلمانوں کے وفد کو مہاراجہ بہادر کشمیر کا جواب

جموں - ۳۰ جنوری: کل مہاراجہ بہادر نے مسلم نمائندگان کو اپنے حضور میں طلب فرمایا۔ چنانچہ چودھری غلام عباس صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ مولانا یعقوب علی صاحب۔ شیخ محمد امین صاحب رئیس اعظم وپریذیڈنٹ ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن سید محمد امین شاہ صاحب سجادہ نشین ڈکیٹیٹر ۳ بجے بعد دوپہر حضور مہاراجہ کی خدمت میں حاضر ہوئے راجہ ہری کشن کول وزیر اعظم نے مسلم نمائندگان سے حالات حاضرہ پر گفتگو شروع کر کے دوران گفتگو میں مسلمانوں کو اس شورش کا جو آج کل ضلع میرپور اور راجوری میں برپا ہے۔ ذمہ وار ٹھہرایا۔ مولانا یعقوب علی نے جواب میں اپنی برات کا اظہار کیا۔ اور کہا۔ کہ موجودہ حالات کے ذمہ وار مسلمان ہرگز قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ بلکہ اس کی تمام تر ذمہ واری عمال حکومت پر ہے۔ وزیر اعظم یہ سنکر طیش میں آگئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ عمال حکومت پر اس کی ذمہ واری کا بوجھ ہرگز نہیں ڈالا جا سکتا۔ کیونکہ ہم جب میرپور میں گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ زمیندار کہتے تھے۔ کہ دربالیہ تو ہمارے پاس موجود ہے لیکن ہم نے ایسوسی ایشن کے حکم کی تعمیل میں ادائیگی سے انکار کیا ہے۔ اس اثنا میں مولانا یعقوب علی صاحب نے مہاراجہ بہادر کو یقین دلانے کے لئے اپنی وفاداری کا اظہار کیا۔ جس پر مہاراجہ بہادر غضبناک ہو کر فرمانے لگے۔ کہ تم نے ناحق وفاداری کی رٹ لگا رکھی ہے۔ حالانکہ تم نے لوٹ مار اور آتش زنی وغیرہ کے افعال سے ہمیں بے حد پریشان کر رکھا ہے۔ جس کے جواب میں مہاراجہ بہادر کو یقین دلانے کی کوشش کی گئی۔ کہ جناب والا کو صحیح واقعات اور حالات سے عمداً بے خبر رکھ کر مسلمانوں کے خلاف غلط اطلاعات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے جا بجا مسلم مجمعوں پر بلا وجہ گولی چلائی جاتی ہے۔ کئی مسلمان روزانہ قتل کئے جا رہے ہیں۔ ہم نے بحالات موجودہ ہر طرح پر امن رہنے کی کوشش کی ہے۔ اور جموں میں ہماری کوششوں سے فی الحال کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا۔ حالانکہ شہر کے ہندو مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مسلمان عمال حکومت اور ہندوؤں کی تمام کارستانیوں سے آگاہ ہونے کے باوجود بالکل صابر و شاکر ہیں۔ اور جان کے خوف سے دم نہیں مارتے۔ اس سے زیادہ ہم اپنی بے گناہی اور اعتبار کی زیادہ کیا ثبوت دے سکتے ہیں۔ آخر مہاراجہ بہادر نے غصہ کی حالت میں ارشاد فرمایا۔ کہ تم لوگوں نے میری نرم پالیسی سے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ آئندہ کے لئے تم کو بھی ہوشیار رہنا چاہئیے۔ کیونکہ اب تم کسی نرمی کے مستحق نہیں رہے۔ مہاراجہ بہادر کے اس ارشاد کے بعد بھی مسلمانوں نے کوشش کی۔ کہ مہاراجہ بہادر کو مسلمانوں کی مظلومی سے آگاہ کیا جائے لیکن معلوم ہوتا تھا۔ کہ مہاراجہ بہادر کو غلط واقعات سنا سنا کر ایسا برانگیختہ کیا ہوا تھا۔ کہ ان پر مسلم نمائندگان کی کسی عرضداشت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ مہاراجہ بہادر نے مولانا یعقوب علی کے بعد دیگر مسلمانوں کی رائے دریافت فرمائی۔ سب نے مولانا موصوف کی رائے سے اتفاق کا اظہار کیا۔ معلوم نہیں۔ مہاراجہ بہادر مسلمانوں سے ان کی مظلومی کے سوا اور کس بات کے سننے کے منتظر تھے۔ چنانچہ آپ نے اسی ناراضگی کی حالت میں اپنی توجہ دوسری طرف منعطف فرمائی۔ اور مجبوراً مسلم نمائندگان کو رخصت ہونا پڑا ۔ (نامہ نگار)

مسجدوں پر حملے اور عورتوں کا سفاکانہ قتل

بارہمولا اور سوپور میں مسلمانوں پر گولہ باری کے چشم دید حالات

راقم الحروف اپنی نجی ضروریات کے تحت میں ۲۷ جنوری کو سری نگر سے بعزم پنجاب روانہ ہوا۔ رات بارہمولا میں ٹھہرا۔ وہاں کے مسلمانوں پر رات واقعہ کربلا کا حکم رکھتی ہے صبح ہوتے ہی مسجد گکر (؟) صاحب میں مجلس وعظ منعقد ہوئی جس میں ماسوا مذہبی احکام کے اور فضائل

رمضان شریف کے بیان کے اور کوئی کارروائی نہ ہو رہی تھی۔ یکدم پنڈت تنبہ ناک صاحب وزیر وزارت کے حکم سے فوج و مسلح پولیس نے مجلس وعظ کا محاصرہ کر لیا۔ اور یکدم آناً فاناً گولہ باری شروع کر دی جس کے نتیجہ میں تقریباً ڈیڑھ درجن فرزندان توحید سخت مجروح ہوئے۔ جن میں سے دو قریب المرگ ہیں۔ اور ایک عورت جو کہ گھاٹ پر پانی لینے کی غرض سے گئی تھی۔ خود گولی کا نشانہ بنا دی گئی۔ آہ عورتوں پر گولیاں چلانے والی حکومت اپنے آپ کو مہذب کہے۔ تو بے حد حیرت ہے۔ چونکہ حکومت کشمیر پورے زور کے ساتھ مسلمانوں اور اسلام کو کہہ رہی ہے۔ کہ ؎

نہ تڑپنے کی اجازت ہے۔ نہ فریاد کی ہے

اس لئے ذرائع آمد و رفت پر قبضہ کر کے ہم مسافروں و دیگر راہرو کو آنے جانے سے روک دیا۔ اور ساتھ ہی مسلمانان سوپور پر بھی نزول قیامت کا حکم جاری کر دیا۔ آہ! شومیٔ قسمت کہ مسلمان کے خون کی ارزانی کی حد نہیں۔ وہاں پر نہتے اور خاموش راہرووں کو گولی کا نشانہ بنایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں ۴ فرزندان توحید کو جن میں شاید ایک عورت بھی ہے۔ جان سے مار دیا گیا۔ باقی تقریباً ایک درجن شدید زخمی ہوئے۔ جن میں سے اکثر کی حالت خطرناک ہے۔ اور کسی طبی امداد سے ان کی زندگی کی حفاظت نہیں کی گئی ۔ (نامہ نگار)

میر واعظ یوسف شاہ کی علانیہ اسلام دشمنی

سرینگر ۲ فروری۔ مسٹر نذیر احمد مطلع فرماتے ہیں۔ میر واعظ یوسف شاہ نے چند ایک حمائتوں کو جمع کیا۔ اور ان کو تحریک کشمیر کے ہمدردوں کے خلاف اشتعال دلا کر جلوس کی شکل میں روانہ ہوئے۔ راستہ میں جلوس نے دوکانیں اور مکانات لوٹ لئے۔ اور لوگوں کو زخمی کر دیا جب جلوس مولوی عبداللہ صاحب کے مکان کے قریب پہنچا۔ تو یوسف شاہ نے ان کے مکان کو لوٹنے کا اشارہ کیا۔ لوگ مکان میں داخل ہو گئے۔ اور لوٹے چادریں کھڑکیاں اور دروازے توڑ دیئے۔ مولوی عبداللہ صاحب جموں گئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح شہر میں بہت سے دوسرے مکانات پر بھی حملہ کیا گیا۔ میر واعظ یوسف شاہ کا رویہ ناقابل برداشت ہے۔ عوام میں ان کے خلاف سخت نفرت وحقارت پھیل رہی ہے ۔

میرپور کے ہندوؤں کا ناپاک پروپیگنڈا

میرپور ۳۱ جنوری۔ موضع اکال گڑھ میں جو قصبہ میرپور سے مشرق میں ۳ میل کے فاصلہ پر ہے کمہاروں نے برتن پکانے کے لئے بھٹی کو آگ لگائی۔ اور دھواں دیکھ کر ہندوؤں نے تھانہ میں فوراً رپورٹ کر دی کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کے مکانوں کو آگ لگا دی ہے۔ چنانچہ انسپکٹر نے جب موقعہ پر جا کر دیکھا۔ تو کمہاروں کی بھٹی سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ ڈوگرہ حکومت کے افسروں نے ہندوؤں سے جھوٹی

مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس

دہلی ۱۲۔ اکتوبر۔ آج ساڑھے نو بجے صبح آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس زیر صدارت چوہدری ظفر اللہ خاں منعقد ہوا۔ صاحب صدر کے علاوہ ۲۲۔ ارکان شریک جلسہ ہوئے فرنچائز کمیٹی کے امور تنقیح طلب پر غور کر کے رپورٹ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل سات اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ اور کمیٹی کو اختیار دیا گیا۔ کہ اگر کسی دوسری مسلم انجمن کی طرف سے اس مقصد کے لئے کوئی کمیٹی مرتب کی جائے۔ تو لیگ کی کمیٹی اس کے ساتھ تعاون کرے۔

(۱) ڈاکٹر ضیاء الدین سی آئی ای ایم ایل اے (۲) چوہدری عبد المتین ایم ایل اے (۳) حافظ ہدایت اللہ ایم ایل اے (۴) سید مرتضیٰ صاحب ایم ایل اے (۵) چوہدری ظفر اللہ خاں (۶) سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون ایم ایل اے اور (۷) مرزا اعجاز حسین ایڈووکیٹ وکیل۔

دوسرا اجلاس تین بجے بعد دوپہر ہوا۔ کہ اہل سرحد کا بیان سننے کے بعد سرحدی حالت پر غور کیا جائے۔ لیکن چونکہ اہل سرحد نے کوئی بیان پیش نہیں کیا۔ اس لئے اجلاس غیر معین مدت تک ملتوی ہو گیا۔

گورنمنٹ انگریزی چھاپہ گری سکول شاہدرہ میں مسلمانوں کی حق تلفی

پنجاب میں مسلمانوں کے سوا کوئی اور قوم نہیں جس کا آبائی پیشہ انگریزی یا چھاپہ گری ہو مگر افسوس کہ حکومت نے اس فن کی تعلیم کے لئے جو سکول کھول رکھا ہے۔ اس میں مسلمانوں کی سخت حق تلفی ہو رہی ہے۔ سکول کے عملہ میں پرنسپل۔ اسسٹنٹ پرنسپل۔ انجینیر۔ ڈیمانسٹریٹر۔ سائنس ماسٹر۔ سلور کیپر۔ اکونٹنٹ۔ کلرک سب ہندو ہیں۔ سارے عملہ میں صرف دو جونیر استاد مسلمان ہیں۔

امسال طلباء کی تعداد تقریباً ۸۰ ہے۔ جن میں سے مسلمان طلباء صرف ۲۰ ہیں۔ اب عنقریب ہی وظائف کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ ہم پرنسپل صاحب کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ تعلیم و وظائف میں مسلمانوں کا خاص خیال رکھیں۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ فارم داخلہ پر غیر مسلم طلباء سے رنگریز اور جولاہا لکھوایا جا رہا ہے۔ تا انہیں وظائف دئے جا سکیں۔ حالانکہ گیکنلنڈ سٹری کے شائع شدہ پراسپکٹس کے سراسر خلاف ہے۔ (نامہ نگار)

تبلیغی تنظیم ضلع جھنگ

۲۴ جنوری ۱۹۳۴ء زیر صدارت میاں غلام مرتضیٰ صاحب پنشنر نائب تحصیلدار ضلع جھنگ تبلیغی تنظیم کے لئے ایک جلسہ ہوا جس میں ضلع بھر کی انجمنوں کے نمائندے بھی شامل تھے۔

اس جلسہ میں مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔ میں اس انتخاب کی منظوری کا اعلان کرتا ہوں۔ عملاً کام شروع کر لیا جاوے۔ اور کوشش کی جائے۔ کہ امسال دسمبر ۱۹۳۴ء تک ضلع جھنگ کے تمام مواضعات میں تبلیغ سلسلہ ہو جائے۔ کوئی ایک گاؤں بھی ایسا نہ رہے۔ جس میں پیغام سلسلہ نہ پہونچ جائے۔

(۱) نائب مہتمم تبلیغ ضلع جھنگ میاں غلام مرتضیٰ صاحب پنشنر نائب تحصیلدار مقرر کئے گئے۔

(۲) ڈسٹرکٹ سکرٹری تبلیغ مولوی محمد حسین صاحب

(۳) انسپکٹر تبلیغ تحصیل چنیوٹ ملک محمد علی صاحب

(۴) انسپکٹر تبلیغ تحصیل جھنگ چوہدری نواب دین صاحب

(۵) انسپکٹر تبلیغ تحصیل شورکوٹ مولوی صدر دین صاحب

ضلع شیخوپورہ کی تنظیم

ضلع شیخوپورہ کی تنظیم کے لئے عنقریب مرکزی جماعت ایک جلسہ کرنے والی ہے۔ جس تاریخ کی اطلاع سکرٹری جماعت کی طرف سے ضلع کی باقی جماعتوں کو پہونچے اس پر ہر انجمن اپنا نمائندہ بھیج دے تا تنظیمی جلسہ کامیاب ہو کر تبلیغ کا کام وسیع پیمانہ پر شروع کیا جا سکے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب کو اس ضلع کی تنظیم کے لئے بھیجا گیا ہے۔

کٹک میں مناظرہ

انشاء اللہ العزیز مناظرہ عید الفطر کے بعد ہوگا۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مہتمم تبلیغ صوبہ۔ وہاں تشریف لے جاویں گے۔ اردگرد کی جماعتوں کو اسے کامیاب بنانے کی سعی کرنی چاہئیے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

"الفضل قادیان" اخباری تار کا پتہ ہے

اس سے قبل لکھا جا چکا ہے۔ کہ یہ پتہ صرف پریس ٹیلی گرام وصول کرنے کے لئے ہے۔ باقی کاروباری ضروریات کے لئے تار متعلقہ عہدیدار کے پتہ پر بھیجنا چاہئیے۔ ایسے تار میں پتہ کے لفظ ہرگز نہ لکھے جائیں۔ (مینجر)

انجمن کے خرچ پر تعلیم حاصل کرنیوالے طلباء

صیغہ ہذا کی طرف سے متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے کہ ان طلباء کو جو اپنے خرچ پر تعلیم حاصل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اس وقت تک قادیان نہ بھیجا جائے۔ جب تک کہ نظارت ہذا سے بذریعہ خط و کتابت ان کے وظیفہ وغیرہ کا فیصلہ نہ کر لیا جاوے۔

لیکن باوجود اس کے پھر بھی بیرونی احباب بغیر اجازت لڑکوں کو بھیج دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے لڑکوں کو خود بھی تکلیف اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور صیغہ ہذا کو بھی سخت پریشانی کا سامنا ہوتا ہے۔

اس لئے بذریعہ اس اعلان کے احباب کو پھر مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے طلباء جن کے اخراجات تعلیم بھیجنے والے برداشت نہ کر سکتے ہوں۔ اور انجمن کی امداد سے تعلیم دلانا چاہیں۔ اس وقت تک یہاں نہ بھیجے جائیں۔ جب تک کہ صیغہ ہذا اخراجات کے لئے باقاعدہ وظیفہ یا اور کسی صورت کے انتظام کی منظوری نہ دیدے۔ ورنہ صیغہ ہذا ایسے لڑکوں کی پریشانی کا ذمہ وار نہ ہوگا۔ ناظر تعلیم و تربیت

قابل توجہ انسپکٹر صاحبان و صایا

انسپکٹر صاحبان وصایا کی طرف سے ہفتہ وار رپورٹ نہیں آتی۔ آئندہ کے لئے التزام کے ساتھ ہفتہ واری رپورٹ بھیجا کریں۔ دفتر ہذا سے مورخہ ۹۔ ۱۷۔ ۲۵۔ تاریخ ہائے کو رپورٹ تیار ہو کر جاتی ہے۔ تیاری رپورٹ سے قبل ایک دو یوم رپورٹ دفتر میں پہونچ جانی چاہئیے۔ تا کہ دفتر کی رپورٹ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور پیش ہوتی ہے اس میں انسپکٹر صاحبان کی کارگذاری کا مختصراً ذکر آ تا رہے۔ اور حضور کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کی جائے۔

ناظر مقبرہ بہشتی

آنبہ ضلع شیخوپورہ میں جلسہ

آنبہ کی جماعت اپنا سالانہ جلسہ ۷ و ۸ فروری ۱۹۳۴ء کو کریگی۔ مرکز سے بھی انشاء اللہ مبلغ جاویں گے اردگرد کی جماعتوں کو چاہئیے۔ کہ وہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کا خاص خیال رکھیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

رجسٹرڈ **بہیلی بھیت کیوں مشہور ہے** رجسٹرڈ

اس لئے کہ وہاں سے ببلب اینڈ سنز بہیلی بھیت کی مشہور دوا ہیراپن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں۔

ببلب اینڈ سنز بہیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نیشنل ہیراپن کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص مفت دوا ہے قیمت فی شیشی عہ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو وہ خود یہاں تشریف لاکر علاج کرا سکتے ہیں دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے۔ ہمارا پتہ یہ ہے

کان کی دوا ببلب اینڈ سنز بہیلی بھیت یو۔ پی

نئی ایجاد

ایک نہایت مجرب دوائی اکسیر تسہیل ولادت مستورات کیلئے خداتعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ بلاتامل منگاؤ۔ اور اس کے خداداد اثر کا تماشا دیکھو۔ کہ کس طرح ولادت کی نازک اور مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ قیمت معہ محصولڈاک عہ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر شفاخانہ دلپذیر بہلوانی ضلع سرگودہا

احمدیہ پریس

میں لکھائی چھپائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے

محمد شفیع احمدی

مالک احمدیہ پریس امرتسر

آرہی ہے عید کٹ پیس منگواؤ۔ فائدہ اٹھاؤ۔

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں

کام دیانتداری سے ہوتا ہے

اس وقت کٹ پیس کی تجارت مقبول عام ہو رہی ہے۔ قلیل سرمایہ سے زیادہ منافع دینے والا یہی کام ہے۔ ہم نے نئے سال سے سپلائی مال میں تبدیلی کر دی ہے چھینٹ پختہ رنگ پاپلین۔ ٹریکولین۔ نرما۔ ساٹن۔ جالی۔ عام پسند مال بھیجا جاتا ہے۔ جس سے خریدار فائدہ اٹھائیں۔ تجارت کے لئے دوصد روپیہ کی گانٹھ منگوائیں۔ ذاتی ضرورت کے لئے اور اہل وعیال کے پارچات کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل بطور نمونہ منگائیں۔ آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے۔ مفصل لسٹ طلب کیجیئے

امریکن کمرشل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱

(گورنمنٹ میں رجسٹری شدہ)

آپ کا انگلش ٹیچر موتیوں میں تولکر لینے کے قابل ہے

جناب ماسٹر محمد احسن صاحب بی اے وی انگلش ٹیچر قائم مقام ہیڈ ماسٹر احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں جدید انگلش ٹیچر کا بغور مطالعہ کیا۔ اور اسے واقعی اسم بامسمیٰ پایا۔ ہندوستانیوں کو جلد انگریزی سے آشنا کرنے والی ایسی مفید اور مکمل کتاب میری نظر سے آج تک نہیں گذری قابل اور تجربہ کار مصنف کی محنت قابل مبارکباد اور قابل شکریہ ہے۔

جناب ایم عبد اللہ صاحب مجلی مدراس لکھتے ہیں۔ یہ آپ کی کتاب انگلش ٹیچر کے پڑھنے سے میں میٹریکولیشن کے امتحان میں اچھے نمبروں سے پاس ہو گیا ہوں۔ واقعی آپکی کتاب موتیوں میں تول کر لینے کے قابل ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک

اگر ایک لائق استاد کی طرح جلد اور نہایت آسانی سے انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس منگوالیں۔ پتہ

قمر برادرز (جدید الف) شملہ

بخار کی چٹکی

اس امریکن دوا کی تین چٹکی گرم پانی میں ملاکر پندرہ پندرہ منٹ کے بعد دینے سے ہر قسم کا بخار کام سپلی۔ نمونیہ۔ پلیگ۔ موتی جھرہ۔ چیچک تپتے ہر دست آنا۔ لو اور گرمی کا اثر دفع ہو جاتا ہے۔ مقوی ہے۔ ٹانک کا کام دیتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ پتہ

ڈاکٹر محمد حسن احمدی

ایم ڈی ایچ ایس

بیری اکبر پور کانپور

عراق ریلوے

اسلام کے مقدس مقامات نجف۔ کربلا۔ بغداد۔ کاظمین اور سمارہ کی زیارت کے لئے عراق ریلوے سب سے زیادہ آرام دہ سب سے زیادہ کم فاصلہ۔ اور سب سے زیادہ کم خرچ راستہ ہے۔ مکہ مدینہ اور مشہد کو جاتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے عراق کے مقدس مقامات کی زیارت کریں۔ اور اس طرح دو مختلف زیارتوں کے اخراجات سے بچیں۔ زائرین کے لئے خاص ہولتیں اور تخفیف شدہ کرائے رکھے گئے ہیں سپیشل کوپن ٹکٹ جو ایک سو بچاس یوم کے لئے قابل استعمال ہوتے ہیں۔ اور جن کے ساتھ پچاس کلو وزن بھی لیجایا جا سکتا ہے۔ حسب ذیل شرح پر دستیاب ہو سکتے ہیں:۔

بصرہ سے کربلا۔ وہاں سے کاظمین۔ بغداد۔ اور واپسی بصرہ سیکنڈ کلاس -/۸/۶۳ تھرڈ کلاس -/۸/۲۷ مذکورہ بالا سفر میں اگر سمارہ اور وہاں سے واپسی بھی شامل کی جائے۔ تو سیکنڈ کلاس -/۸/۷۲ تھرڈ -/۸/۲۸ تین سال سے کم عمر کے بچے مفت اور ۱۲ سال سے کم عمر کے لئے نصف کرایہ عراق کے کسی اسٹیشن تک جانے اور آنے کیلئے یکطرفہ ٹکٹ بھی مل سکتے ہیں۔ بصرہ سے کربلا بیس گھنٹہ کا راستہ ہے۔ اور بصرہ سے بغداد ½ ۲۴ گھنٹہ کا راستہ تمام اہم مقامات مقدسہ کے درمیان روزانہ ریل گاڑیاں چلتی ہیں۔ بغداد سے براستہ موصل (نبی یونس) نصیبین۔ الیپو تک پھر وہاں سے استنبول براستہ دمشق۔ یروشلم۔ پورٹ سعید۔ قاہرہ اور سویز سے جدہ۔ مکہ۔ مدینہ۔ جانے کیلئے اول اور دوم درجہ کے مسافروں کے لئے ہفتہ میں دوبارہ مشترکہ گاڑی اور موٹر سروس کا انتظام ہے۔ ٹکٹ۔ مفت پمفلٹ۔ اور تمام معلومات حسب ذیل پتوں پر دریافت کی جا سکتی ہیں۔

(۱) مولوی محمد باقر جی حاجی دیوجی کا مسافر خانہ جیل روڈ کھارادر کراچی
(۲) مسٹر ای۔ ای لوٹیا کوئی دادا۔ مانڈوی بمبئی
(۳) آنریری سکرٹری فیض پنجتنی۔ پالاگلی۔ بمبئی
(۴) مسٹر حبیب حاجی رحمۃ اللہ۔ کھارادر روڈ کراچی
(۵) مسٹر عبد العلی۔ علی جی نیپیر روڈ کراچی
(۶) آنریری سیکرٹری فیض پنجتنی گوڈی گاموڈن کراچی

یا

دی ایجنٹ گورنمنٹ ریلویز عراق

امرچند بلڈنگ بسیلرڈ سٹیٹ بمبئی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— لکھنؤ سے یکم فروری کی اطلاع ہے۔ کہ رات کے وقت امین الدولہ پارک کے باہر بعض پولیس افسر گفتگو کر رہے تھے کہ ان پر بم پھینکا گیا۔ چار سب انسپکٹر اور دو ہیڈ کنسٹیبل مجروح ہوئے۔ علاوہ ازیں تین راہ گزر بھی زخمی ہو گئے ۔

—— دہلی سے یکم فروری کی خبر ہے۔ کہ مسلم کانفرنس کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں گول میز کانفرنس کی کمیٹیوں میں مسلمانوں کی عدم شمولیت کی حمایت کی گئی۔ نواب محمد اسماعیل، سید شاہ مسعود۔ راجہ صاحب سلیم پور۔ اور مولانا حسرت موہانی جو پہلے مجلس عاملہ کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے تھے۔ انہوں نے اب اپنے استعفے واپس لے لئے ہیں ۔

—— اخبارات میں یہ خبر شایع ہوئی تھی۔ کہ امسال حج کے مصارف کا اندازہ گیارہ سو روپیہ ہے۔ حکومت حجاز نے اسے دشمنوں کی شرارت قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ یہ سراسر غلط ہے اور حاجیوں پر کوئی محصول بڑھایا گیا ہے ۔

—— اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر مسعود احمد نے ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ جس میں وائسرائے سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ سرحدی آرڈی نسس واپس لے لئے جائیں لیکن وائسرائے نے اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے ۔

—— صوبجات متوسط اور برار کے اچھوتوں کی چوتھی سالانہ کانفرنس کا انعقاد ضلع ناگپور میں ہوا۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ کانگرس کا یہ دعویٰ کہ وہ چھوت چھات کی لعنت کو دور کر سکتی ہے قطعاً غلط ہے۔ اچھوتوں کے لئے جداگانہ انتخاب اور متناسب آبادی کے لحاظ سے نشستوں کی تعیین کا مطالبہ کیا گیا ۔

—— چین میں جاپانیوں کی گولہ باری سے اس وقت تک چھ سو چینی مارے جا چکے ہیں۔ دس لاکھ پونڈ کی جائداد تباہ ہو گئی ہے۔ ایک ہزار سے زائد مکانات اور کارخانے برباد ہو گئے۔ کاروبار بند ہو جانے کی وجہ سے ۵ لاکھ آدمی بیکار ہو گئے ہیں۔ برطانی سفیر متعینہ ٹوکیو نے جاپانی وزیر خارجہ کو متوجہ کیا ہے۔ کہ بین الاقوامی رقبہ میں گولہ باری سے برطانی رعایا کی جان و مال خطرہ میں ہے حکومت امریکیہ کی طرف سے بھی ایسی ہی کارروائی کی گئی ہے۔ جاپانی وزیر نے آئندہ کے لئے احتیاط کا وعدہ کیا ہے۔ تاہم امریکن بیڑہ کو شنگھائی جانے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ حکومت برطانیہ نے بھی اپنے جہاز بھیجدیئے ہیں۔ جرمنی میں اس صورت حالات کی وجہ سے بے چینی ہے خصوصاً اس وجہ سے کہ شاید روس بھی اس لپیٹ میں نہ آ جائے۔ تاہم جرمنی غیر جانب دار رہنا چاہتا ہے ۔

—— دہلی سے ۳۱ جنوری کی ایک خبر ہے۔ کہ سونے اور پونڈ کی فروخت کے لئے حکومت ہند کے گزٹ میں ایک نیا آرڈی نسس شایع کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے ۱۹۳۱ء کا آرڈی نسس منسوخ کر دیا گیا ہے ۔

—— سر سیموئیل ہور وزیر ہند نے حال میں جو تقریر براڈ کاسٹ کی تھی۔ اس کے متعلق مسٹر ویجوڈ بین سابق وزیر ہند نے ٹائمز میں ایک مضمون لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کے متعلق سابقہ مزدور حکومت اور موجودہ برطانی حکومت کی حکمت عملی گو بظاہر ایک ہی نظر آتی ہو۔ لیکن معنوی طور پر اس میں سخت اختلاف ہے ۔

—— سر ہری سنگھ گوڑ نے اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ کہ سرحدی واقعات کی تحقیقات کی جائے۔ لیکن یہ ریزولیوشن کثرت رائے سے گر گیا ۔

—— ڈیرہ غازی خان میں ایک ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے ۔

—— پہلے ریاست جموں کے لئے برطانی ریذیڈنسی سیالکوٹ میں قائم تھی لیکن ۳۱ جنوری سے ریذیڈنٹ صاحب مع سٹاف جموں پہنچ گئے۔ اور آئندہ وہیں ان کا ہیڈ کوارٹر رہیگا ۔

—— مہاراجہ کشمیر نے میرپور وغیرہ کے ہندوؤں کی امداد کے لئے تیس ہزار روپیہ جیب خاص سے عطاء کیا ہے مگر مسلمان مصیبت زدوں کو کوئی پوچھتا بھی نہیں ۔

—— ۳ فروری کے ہندو اخبارات نے اپنی فطری فتنہ انگیزی سے مجبور ہو کر یہ خبر شایع کی ہے۔ کہ ضلع گجرات کے چار دیہات میں ہندوؤں کو مسلمانوں نے لوٹ لیا ہے۔ محکمہ اطلاعات پنجاب نے ایک خاص اعلان کے ذریعہ اس بے بنیاد خبر کی پر زور تردید کی ہے ۔

—— مسلسل کئی روز سے کانگرسیوں نے بمبئی میں جو فساد شروع کر رکھا ہے۔ اس سے مجبور ہو کر ۳ فروری کو حکومت نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ پولیس کو ہدایات دے دی گئی ہیں۔ کہ تشدد کرنے والے ہر ہجوم پر جو منتشر ہونے سے انکار کرے۔ بلا تامل گولی چلا دے۔ اس سے قبل اس بارہ میں بہت احتیاط کی جاتی تھی۔ حکومت نے عوام کو متنبہ کیا ہے۔ کہ جو شخص ایسے ہجوم میں شریک ہو گا۔ وہ عواقب کا ذمہ دار خود ہو گا ۔

—— کانپور سے ۲ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ مسلمانوں کی پیہم استدعاؤں کے باوجود ہندوؤں کی ایک برات نے مسجد کے سامنے باجا بجانے پر اصرار کیا۔ جس سے فرقہ وار فساد شروع ہو گیا۔ اور بعض لوگ زخمی ہو گئے۔ پولیس فوراً موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور امن قائم کر دیا۔ کچھ گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں ۔

—— سری نگر کی ایک اطلاع ہے۔ کہ ۳۱ جنوری کی شب کسی بدباطن نے خانقاہ معلےٰ کو پٹرول ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کی۔ مگر بر وقت اطلاع ہو جانیکی وجہ سے یہ شرارت کامیاب نہ ہو سکی ۔

—— ملاپ لکھتا ہے، کہ ریذیڈنسی آفس کے سیالکوٹ سے جموں منتقل ہو جانے پر وہاں کے حلقوں میں یہ افواہ ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کے اختیارات کم کر دیئے جائیں گے۔ اور ایک انتظامی کونسل قائم ہو جائے گی ۔

—— اخبار زمیندار کے ایک اڈیٹر عبدالحق کو ۱۹۳۱ء کے آرڈی نسس کے ماتحت چھ ماہ کی سزائے قید ہوئی تھی۔ مگر اس نے اس وعدہ پر حکومت سے معافی حاصل کر لی ہے۔ کہ آئندہ کسی سیاسی تحریک میں کسی قسم کا حصہ نہ لیگا ۔

—— ۳۱ جنوری کو پولیس نے مجلس احرار کے صدر دفتر پر ایک گھنٹہ کے اندر اندر دو بار چھاپہ مارا۔ اور بعض قابل اعتراض کاغذات اور رجسٹر وغیرہ قبضہ میں کر لئے۔

—— امپریل ایرویز کے ایک ہوائی جہاز نے بوشہر (ایران) سے کراچی تک گیارہ سو میل کا فاصلہ ایک دن میں طے کر کے ریکارڈ مات کر دیا ہے۔

—— چین و جاپان کی جنگ کی مختصر خبر اوپر دی جا چکی ہے۔ بعد کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ شدید جنگ جاری ہے ۲ فروری کو جاپانیوں نے شنگھائی پر عام حملہ کر دیا۔ توپوں اور مشین گنوں کے ساتھ خطرناک گولہ باری ہو رہی ہے چین کی مشہور مشرقی لائبریری جس میں دس لاکھ کتابیں اور بیش قیمت قلمی نسخے تھے جلا دی گئی۔ ڈیڑھ سو کے قریب عام شہری ہلاک ہو گئے ۔

—— اس قدر شدید جنگ کے ساتھ جمعیتہ الاقوام مصالحت کی کوششوں میں مصروف ہے۔ لارڈ لٹن کو تحقیقاتی کمیشن کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اور خیال ہے۔ کہ جنگ رک جائیگی ۔

—— ۲ فروری کو دار العوام لندن میں وزیر خارجہ نے ایک بیان چین و جاپان کی جنگ کے متعلق پڑھا جسے سننے کے لئے بہت بھیڑ جمع تھی۔ جس میں بیان کیا گیا۔ کہ برطانیہ اور امریکہ نے پانچ نکات متخاصم حکومتوں کے پیش کئے ہیں۔ اولاً فریقین جنگ بند کر دیں ثانیاً جنگ کی مزید تیاریاں نہ کریں۔ ثالثاً شنگھائی سے دونو اپنی افواج ہٹا لیں۔ رابعاً بین الاقوامی علاقہ کی حفاظت غیر جانبدار پولیس کے ذریعہ کی جائے۔ خامساً متنازعہ امور کے تصفیہ کے لئے غیر جانبدار مبصرین کی امداد میثاق کیلوگ کے ماتحت حاصل کی جائے۔ حکومت فرانس و اٹلی نے بھی اس قسم کی کارروائی کی ہے ۔

—— ہندو اخبارات نے ایک عرصہ سے مسلم ریاستوں کے خلاف فتنہ انگیز مضامین کی اشاعت شروع کر رکھی ہے۔ اس ضرر کے ازالہ کے لئے ریاست بہاولپور میں پرتاپ کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے۔

—— سردار گوہر رحمان ڈکٹیٹر جموں کا ایک اشتہار" میں سول نافرمانی [illegible]

(عبدالرحمان قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)